بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

شنبہ

3509. Ch. Fazl Ahmad Sb. A.D.I. of Schools B.A.B.T.
Block No. 16
SARGODHA.
Dist. Shahpur

جلد ۳۳ | ۱۸ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ | ۱۸ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۹۴

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۷ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷½ بجے شام ڈلہوزی سے فون پر دریافت کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اہل بیت و خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۱۷ ماہ ظہور۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب چونکہ ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں اس لئے آج خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آج دوپہر کی گاڑی سے سولن (شملہ) سے واپس تشریف لائے۔

آج بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ مسجد مبارک کے زیر اہتمام حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر فرمائی۔

قادیان — ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۴ھ

...منین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسٹر ماریسن کے متعلق رویا

"پیغام صلح" اور "اہلحدیث" کے بیجا اعتراضات

(از ایڈیٹر)

ضد اور تعصب سے بالا ہو کر جو شخص بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس رویا کا جس میں مسٹر ماریسن کا ذکر ہے مطالعہ کریگا۔ اور پھر اس سے تعلق رکھنے والے واقعات کے متعلق صحیح واقفیت حاصل کریگا۔ وہ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ کہ اس رویا کے کئی ابتدائی پہلو نہایت ہی شاندار طور پر اور نہایت وضاحت کے ساتھ پورے ہو چکے ہیں۔ لیکن جو لوگ اخلاق کے اس درجہ تک نہ پہونچے ہوں۔ جہاں ہر حق بات کھلے دل سے تسلیم کرلی جاتی ہے۔ ان کے لئے بھی اس رویا کے متعلق کم از کم یہ کہنے کی گنجائش باقی نہیں۔ کہ یہ پورا نہیں ہوا۔ ہاں وہ اس کے پورے ہونے کی اہمیت کو کم کرکے دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

غیر مبایعین کے اخبار "پیغام صلح" نے اس رویا کے خلاف بغض و کینہ میں جلتے ہوئے جو لمبا چوڑا مضمون لکھا۔ اس میں بھی یہ نہیں لکھا کہ یہ رویا پورا نہیں ہوا۔ بلکہ دل کا بخار یہ کہہ کر نکالا ہے۔ کہ اس رویا کا مواد جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مہیا کیا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نعوذ باللہ اپنے رویا کی شکل میں پیش کر دیا۔ صاف ظاہر ہے کہ "پیغام صلح" کو یہ افترا پردازی محض اس لئے کرنا پڑی۔ کہ یہ رویا بعض پہلوؤں کے لحاظ سے نہایت صفائی کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔ مواد کے بالکل صحیح اور درست ثابت ہونے کی حالت میں ہی اس نے یہ کہا۔ اب رہا یہ کہ یہ مواد کہاں سے حاصل ہوا۔ "پیغام صلح" نے اس بارہ میں جو افترا پردازی کی ہے۔ اس پر جناب چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا اپنا مکتوب جو انہوں نے اسی رویا کے متعلق لنڈن سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ ہوائی ڈاک بھیجا۔ اور ۱۴ اگست کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ خوب روشنی ڈال رہا ہے انہوں نے رقم فرمایا ہے۔ "انتخاب کے اعلان پر اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک تازہ نشان کے پورا ہونے کا پہلا مرحلہ ظہور میں آیا۔ الحمد للہ یہ امر بالکل قیاسات سے بعید اور خارق عادت طور پر ظہور میں آیا" اس کے بعد تفصیل سے بتایا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مذکورہ بالا رویا کس طرح پورا ہوا۔ اب ایک طرف "پیغام صلح" کی اس افترا پردازی کو رکھئے۔ کہ اس رویا کا مواد جناب چوہدری صاحب موصوف نے قبل از وقت مہیا کر دیا تھا۔ اور دوسری طرف جناب چوہدری صاحب کی اس عقیدت اور اخلاص کو دیکھئے۔ جو اس رویا کے پورا ہونے پر انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ظاہر کی۔ اور پھر اندازہ فرمائیے کہ "پیغام صلح" نے کس بیباکی سے یہ جھوٹ بولا ہے۔"

چونکہ "پیغام صلح" کی دروغگوئی کے متعلق جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کا مفصل مضمون شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے اس بارہ میں مزید کچھ نہ کہتے ہوئے اخبار "اہلحدیث" کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے دیرینہ معاند کو بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس رویا کے خلاف یہ لکھنے کے سوا اور کوئی بات ہاتھ نہ آئی۔ کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو پیشگوئیاں کیں۔ کہ میرے بعد جنگیں ہونگی زلزلے آئیں گے۔ ان پر تو مرزا صاحب کلاں استہزاء کریں۔ کہ لو صاحب یہ بھی کوئی پیشگوئیاں ہیں۔ کیا جنگیں ہوتی نہیں۔ کیا زلزلے آتے نہیں۔ لیکن اگر انگلستان کی وزارت تبدیل ہو۔ تو خلیفہ صاحب کا معجزہ بن جائے۔" (اہلحدیث ۱۰ اگست)

مگر مولوی صاحب نے غور نہیں فرمایا صرف انگلستان کی وزارت کی تبدیلی کو معجزہ نہیں قرار دیا جا رہا۔ بلکہ جن غیر معمولی اور غیر متوقع حالات میں وزارت تبدیلی ہوئی ہے۔ اور جس خاص شخص کا نام لے کر اس کے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کی قبل از وقت پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس کے برسراقتدار آنے کی وجہ سے یہ نشان بن گیا ہے۔

جناب مولوی صاحب کے اعتراض سے یہی ظاہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس رویا کے پورا ہونے پر تو انہیں کوئی اعتراض نہیں۔ ان کے نزدیک بھی رویا پورا ہو گیا۔ ہاں وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اس رویا کے پورا ہونے کو اس لئے معجزہ اور نشان قرار نہ دیا جائے کہ "ان ملکوں میں آئے دن وزارتوں میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔" اور اس لئے کہ "ان ممالک میں وزارتوں کا بدلنا بالکل ایک معمولی سی بات ہے۔" جناب مولوی صاحب کو اگر انگلستان کے ان حالات کا علم ہوتا جن میں سے گزر کر لیبر پارٹی کے ہاتھ میں حکومت آئی ہے۔ تو وہ وزارت کی اس تبدیلی کو معمولی سی بات نہ قرار دیتے۔ مگر افسوس کہ اس بارہ میں صحیح واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے ایک طرف تو انگلستان کی وزارت میں تبدیلی کو معمولی قرار دے دیا۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ پیش کرنے کی غلطی کھائی۔ اور ایسی حالت میں غلطی کھائی۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ان الفاظ کی کئی جگہ خود تشریح فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی ص ۱۵ میں اسی حوالہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"ہر ایک چیز کی عظمت یا عدم عظمت اس کی مقدار و کیفیت سے اور نیز اس کے حالات خارق یا معمولی حالات سے ظاہر ہوتی ہے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس ملک میں طاعون اور زلزلوں کی خبر دی تھی۔ وہ ملک ایسا ہے۔ کہ اکثر اس میں طاعون کا دورہ رہتا ہے۔ اور کشمیر کی طرح اس میں زلزلے بھی آتے رہتے ہیں۔ اور قحط بھی پڑتے ہیں۔ اور لڑائیوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ اور حضرت مسیح کی پیشگوئی میں نہ کسی خوارق عادت زلزلے کا ذکر ہے۔ نہ کسی خوارق عادت مری یعنی طاعون کا۔ اس صورت میں کوئی عقلمند ایسی پیشگوئیوں کو عظمت اور وقعت کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ (ہاں ممکن ہے۔ کہ اصل پیشگوئیوں میں تحریف ہو گئی ہو۔) مگر جس ملک کے لئے میں نے طاعون کی خبر دی اور شدید زلزلوں سے اطلاع دی ہے۔ وہ اس ملک کی حالت کے لحاظ سے درحقیقت عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ کیونکہ اگر اس ملک کی سالہا سال کی تاریخ دیکھی جائے۔ تب بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ کبھی اس ملک میں طاعون پڑی ہے۔ چہ جائیکہ ایسی طاعون جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر دیا۔ چنانچہ طاعون کی نسبت میری پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ملک کا کوئی حصہ طاعون سے خالی نہیں رہے گا۔ اور سخت تباہی آئے گی۔ اور وہ تب ہی زمانہ دراز تک رہے گی۔ اب کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے۔ کہ جیسا کہ اب پیشگوئی کے مطابق یہ سخت تباہیاں طاعون سے ظہور میں آئیں۔ پہلے اس ملک میں کبھی ظہور میں آیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ ایسا ہی زلزلہ وہ بھی میری طرف سے کوئی معمولی پیشگوئی نہیں تھی۔ بلکہ پیشگوئی میں یہ الفاظ تھے۔ کہ ایک حصہ ملک کا اس سے تباہ ہو جائیگا۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ کہ وہ تباہی جو اس زلزلہ سے کانگڑہ اور بھاگسو ناگ جوالامکھی پر آئی۔ دو ہزار برس تک اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کہ کبھی زلزلہ سے ایسا نقصان ہوا۔ چنانچہ انگریز محققوں نے بھی یہی گواہی دی ہے۔ پس اس صورت میں میرے پر اعتراض کرنا محض بد باطنی ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تشریح اور توضیح سے صاف ظاہر ہے کہ کسی واقعہ کی عظمت یا عدم عظمت اس کی مقدار و کیفیت سے نیز اس کے حالات خاصہ سے ہوتی ہے اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ تمام واقف کار اصحاب کے نزدیک انگلستان کے موجودہ انتخابات میں لیبر کی کامیابی ایک نہایت غیر معمولی واقعہ ہے۔ اور اس کی اہمیت اس وقت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت اپنا رؤیا بیان فرمایا۔ اس وقت لیبر کی کامیابی تو الگ رہی کسی کے وہم و گمان میں ابھی انتخابات بھی نہ تھے۔ ایسے حالات میں بتائی ہوئی بات کا سب کی توقعات کے خلاف پورا ہونا۔ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا نشان نہیں تو اور کیا ہے۔

گاندھی جی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ رؤیا

اور

اس کے پورے ہونیکے آثار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے نشانات اس کثرت سے اور اس وضاحت کے ساتھ پے درپے نازل ہو رہے ہیں۔ کہ کوئی بے نصیب ہی ہوگا۔ جسے اب بھی خدا تعالیٰ کی ہستی اسلام کی صداقت۔ اور احمدیت کی حقانیت کے متعلق شک وشبہ رہ جائے۔ ۱۱ اگست کے "الفضل" میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جو رؤیا شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک گاندھی جی کے متعلق ہے۔ جس کی تعبیر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ:۔

"میں سمجھتا ہوں کہ غالباً گاندھی جی اپنے قدیم طریق کے مطابق کوئی ایسا قدم اٹھانے والے ہونگے جو شور پیدا کرنے والا ہوگا"

اس رؤیا کو شائع ہوئے ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا۔ کہ اس کے پورے ہونے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ چنانچہ گاندھی جی کی جائے قیام سیواگرام سے ۱۵ اگست کو اخبارات کے نام جو خبر بھیجی گئی۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"گاندھی جی نے آج ہریجن سنگھ کے کارکنان کے ساتھ بات چیت کے دوران میں اشارۃً اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ وہ برت رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ گاندھی جی نے یہ نہیں بتایا کہ وہ اپنا مجوزہ برت کب رکھینگے۔ گاندھی جی کے الفاظ یہ تھے۔ کہ میری قسمت میں ایک اور برت کے امتحان میں سے گزرنا لکھا ہے۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ برت کب رکھونگا۔ اور اس کا مقصد کیا ہوگا"

اس خبر سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا میں گاندھی جی کے جس قسم کے اقدام کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے آثار ابھی سے پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور دنیا کو ایک اور بہت بڑا نشان دکھانے کے سامان کئے جا رہے ہیں۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کو خود سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے نشانات بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ تو اس کے کیا فرائض ہیں۔ اور اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

ایام رمضان المبارک میں دعائے خاص کی تحریک

شملہ سے سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔ کہ ان کی طرف سے احباب جماعت اور اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں تحریک کی جائے۔ کہ رمضان کے مبارک ایام میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کی بلندی درجات کے لئے۔ حضرت سیدہ موصوفہ اور ان کے بچوں کے لئے اور خاص کر ان کی صاحبزادی سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کامل کے لئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں۔

درخواست ہائے دعا

(۱) ملک فضل احمد صاحب ڈیرہ غازیخان عہدہ میں ترقی کے خواہاں (۲) قاضی عبدالحمید صاحب [illegible] کے بھائی محمد ابراہیم صاحب عراق میں بیمار رہیں۔ (۳) سید علی احمد صاحب قادیان کے بھائی سید امیر احمد صاحب بعض مشکلات میں ہیں۔ (۴) سید فضل عمر صاحب سکنہ سونگھڑہ حال قادیان بیمار ہیں۔ (۵) اہلیہ صاحبہ ملک مظفر احمد صاحب شیخ مغلپورہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۶) محمد شریف صاحب کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۷) شجاع الدین خان صاحب اجمیر پر مقدمہ دائر ہے۔ (۸) عبدالرحیم صاحب کی چھوٹی بچی بیمار ہے۔ (۹) مبارکہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد اکرام صاحب قادیان تپ محرقہ سے بیمار رہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

جنگ کے ختم ہونے پر دعا شکرانہ

قادیان ۱۷ اگست آج بعد نماز جمعہ جناب ناظر صاحب امور عامہ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ نے جاپان پر فتح حاصل کرنے کی خوشی مناتے ہوئے اس بات کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ کہ دنیا کے امن وامان کے لئے دعا کی جائے۔ اور اس کے لئے اتوار کا دن مقرر ہے۔ جو عیسائیوں کے لئے عبادت کا دن ہے۔ چونکہ ہمارے لئے جمعہ دعا اور عبادت کا خاص دن ہے۔ اس لئے ہم آج اس غرض کے لئے دعا کرینگے۔ اس ضمن میں احباب سے یہ بھی درخواست کی گئی۔ کہ جہاں دنیا کے امن وسلامتی کے لئے دعا کی جائے وہاں یہ دعا بھی کی جائے کہ ایمان جو دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ دوبارہ قائم ہو کیونکہ دنیا کی ساری مصیبت کا اصل سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ اور دل خدا تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ سے خالی ہو چکے ہیں۔ آخر میں ناظر صاحب امور عامہ نے جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے سے خواہش کی کہ وہ دعا کرائیں۔ چنانچہ تمام مجمع نے جناب چوہدری صاحب کے ساتھ مل کر دعا کی۔

کپڑے کے ڈپو کے متعلق اعلان

قادیان ۱۷ اگست آج جناب ناظر صاحب امور عامہ نے نماز جمعہ کے بعد یہ اعلان کیا کہ قادیان میں کپڑے کے آٹھ ڈپو قائم کئے گئے ہیں۔ اور ہر ڈپو کی نگرانی وارڈ ممبر کے سپرد کی گئی ہے۔ اس ضمن میں کپڑے کے راشن کارڈ تیار کرنے کے لئے ہر وارڈ میں ایک آفس کھولا گیا ہے۔ ہر شخص اپنے وارڈ میں اپنا کارڈ تیار کرالے۔ اس انتظام کی تفاصیل پیش کرتے ہوئے احباب کو وضاحت سے بتلایا۔ کہ وہ کہاں اور کس طریق سے کارڈ تیار کرائیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سورۂ فاتحہ —— اور —— مصلح موعود

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُم الکتاب کو
سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار

اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

(۳)

مظہر الاول والآخر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس الہام کی تفسیر یوں فرمائی ہے "مصلح موعود کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ مظہر الاول بھی ہوگا اور مظہر الآخر بھی ہوگا۔ گویا ایک طرف سلسلہ کا ابتدائی زمانہ اس نے دیکھا ہوا ہوگا۔ وہ مشکلات جو سلسلہ احمدیہ پر آئیں۔ وہ قربانیاں جو لوگوں کو کرنی پڑیں۔ وہ تکالیف جو انہوں نے برداشت کیں۔ یہ سب واقعات اس کی آنکھوں کے سامنے ہونگے۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ وہ ایسے زمانہ میں ظاہر ہو۔ جب تکالیف کا زمانہ گزر جائے گا اور مشکلات دور ہو جائیں گی اور احمدیت کو غلبہ میسر آجائے گا۔ اس نے وہ وقت بھی دیکھا ہوگا۔ جب احمدیت ابھی ابتدائی حالت میں ہوگی۔ لیکن اللہ تعالےٰ پھر اسے لمبی عمر دے گا۔ وہ وقت بھی اس کی آنکھوں کے سامنے آئیگا۔ جب احمدیت پھیل جائیگی۔ اور اسلام دنیا پر غالب آجائیگا۔ پس وہ مظہر الاول بھی ہوگا۔ اور مظہر الآخر بھی ہوگا۔"

(فرقان مصلح موعود نمبر)

یہی بات سورۂ فاتحہ کے متعلق پائی جاتی ہے۔ اس سورۃ کے قبل از ہجرت نزول کے متعلق بھی روایات موجود ہیں۔ جب اسلام بالکل ابتدائی حالت میں تھا۔ اور صحابہ کو آئے دن انتہائی مشکلات اور مخالفتوں کا سامنا رہتا تھا۔ پھر بعد از ہجرت مدینہ میں نزول کے متعلق بھی احادیث میں خبر دی گئی ہے۔ جب اسلام کی فتوحات کا زمانہ شروع ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نزلت فاتحۃ الکتاب بمکۃ من کنز تحت العرش کہ سورۂ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان ابلیس رنّ حین انزلت فاتحۃ الکتاب وانزلت بالمدینۃ۔ یعنی سورۂ فاتحہ کے نزول پر ابلیس بھاگ گیا۔ اور یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی (درمنثور)

پس سورۂ فاتحہ اس لحاظ سے بھی مظہر الاول والآخر ہے۔ کہ ایک طرف تو یہ اپنے ابتدائی نزول کی وجہ سے اسلام کے دور اول کی مظہر ہے۔ اور دوسری طرف جب مسلمانوں کے دلوں سے ایمان اٹھ چکا۔ اور قرآن کے صرف الفاظ رہ گئے۔ یہ خدا کے پیارے مسیح کو اپنے دعوے کی تائید میں ایک زندہ دلیل کے طور پر دی گئی۔ اور اس کے علوم اور معارف از سر نو ظہور میں آئے۔ اور یہ اسلام کے دور آخر کی بھی مظہر ہوئی۔ اس کے مشابہ ذی مصلح موعود بھی جہاں حسن و احسان میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظیر ہے۔ وہاں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز کامل ہیں۔ اس لئے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور شوکت کا بھی مظہر ہے۔ چنانچہ پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ اور اکمل و افضل و اتم ہے۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پس مصلح موعود اسلام کے دور اول اور دور آخر کا مظہر ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ جمعہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اب خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مثیل قرار دیا ہے پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والے صحابہ سے جا ملے۔ اسی طرح جو لوگ آج یا آئندہ میرے نقش قدم پر چلیں گے۔ جو میری اتباع میں اسلام اور احمدیت کے لئے ویسی ہی قربانیاں کریں گے جیسے صحابہ نے کیں۔ چونکہ میں مسیح موعود کا مثیل ہوں۔ اس لئے وہ مجھ پر ایمان لانے اور میرے نقش قدم پر چلنے کی وجہ سے مسیح موعود کے صحابہؓ کے مثیل ہو جائیں گے اور وہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کے مثیل ہیں۔ اس لئے یہ بھی اس مماثلت کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ میں شامل ہو جائیں گے۔"

(فرمودہ ۱۱ر تبلیغ ھ ۱۳۲۳)

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اخرہ (جامع ترمذی) یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کا ابتدائی حصہ بہتر ہے یا آخری۔

مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء

پہلے بھی اس بارہ میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اسی قدر کہنا کافی ہوگا۔ کہ جس طرح اسلام اپنے دور اول میں دنیا کے کونے کونے تک پہنچا۔ اسی طرح اب دور آخر میں بھی اسے انتہائی غلبہ حاصل ہوگا۔ اور دنیا لیظہرہ علی الدین کلہ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ اور دیکھے گی۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ اب وہ وقت دور نہیں۔ کہ مسیحیت اور ان تمام ابلیسی فتنوں کو کچل کر رکھ دیا جائے گا۔ جو اسلام کے راستہ میں روک ہیں۔ اور خدا کی حکومت جیسے آسمانوں پر ہے۔ ویسے زمین پر بھی قائم ہو جائے گی۔

منتظر کنواریاں

اس جگہ یہ امر بیان کر دینا بھی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ کہ جس طرح پیشگوئی مصلح موعود کے مقاصد والی عبارت سات فقرات پر مشتمل ہے۔ سورۂ فاتحہ کی بھی سات آیات ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بھی اپنے رویا میں جو کنواریاں دکھائی گئیں۔ وہ بھی سات کے عدد سے تعلق رکھتی ہیں۔ حضور اس کی نسبت فرماتے ہیں:۔

"میں پھر تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ اور جب میں کہتا ہوں میں وہ ہوں۔ جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں۔ تو میں نے دیکھا کچھ نوجوان عورتیں جو سات یا نو ہیں۔ جن کے لباس صاف ستھرے ہیں دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں۔ مجھے السلام علیکم کہتی ہیں اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں۔ ہاں ہاں ہم تصدیق کرتی ہیں۔ کہ ہم انیس سو سال سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں۔"

مصلح موعود اور قرآنی علوم

مصلح موعود اور سورہ فاتحہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ اور مصلح موعود کے متعلق الہام الٰہی میں یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور سورۃ فاتحہ کے متعلق بھی احادیث میں آیا ہے۔ کہ یہ علوم کے بہت بڑے خزانوں کی حامل ہے۔ فمن علم تفسیرھا کان کمن علم تفسیر جمیع الکتب المنزلۃ یعنی جس نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر کا علم سیکھ لیا۔ اس نے تمام آسمانی کتب کی تفسیر کا علم حاصل کر لیا۔ پس اس باہمی ربط اور تعلق کا تقاضا ہے کہ مصلح موعود کو بالخصوص سورۃ فاتحہ اور بالعموم سارے قرآن مجید کا امتیازی علم بخشا جائے جو اس کے علوم ظاہری و باطنی میں ماہر ہونے کی ایک روشن دلیل ہو۔ قرآن دانی کے متعلق مولوی محمد علی صاحب بھی لکھتے ہیں:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"اس کے مضامین عالیہ تک رسائی انہی لوگوں کو ملتی ہے۔ جو اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں۔ یہ مطہرین کے قرآن مجید تک پہنچنے کے دو ڈھنگ ہیں۔ ایک ظاہری ایک باطنی"

(ترجمۃ القرآن صفحہ ۱۸۱۱)

سورۃ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ذیل کا رؤیا حضور کے اپنے الفاظ میں قابل ذکر ہے:۔

"میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوں۔ مشرق کی طرف میرا منہ ہے۔ کہ آسمان سے مجھے ایسی آواز آئی جیسے پیتل کا کٹورہ ہو اور اسے ٹھکور دیں۔ تو اس میں سے باریک سی ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ آواز پھیلنی اور بلند ہونی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ تمام جو میں پھیل گئی۔ اس کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آواز متشکل ہو کر تصویر کا چوکھٹا بن گئی۔ پھر اس چوکھٹے میں حرکت پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اور اس میں ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی تصویر نظر آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی۔ اور پھر یک دم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا۔ اور کہنے لگا میں خدا کا فرشتہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے۔ تاکہ میں تمہیں سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا گیا۔ سکھاتا گیا یہاں تک کہ وہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تک پہنچا۔ تو کہنے لگا۔ آج تک جس قدر مفسرین ہوئے ہیں ان سب نے یہیں تک تفسیر کی ہے۔ لیکن میں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا چلا گیا یہاں تک کہ ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھا دی" (الفضل ۲ احسان ۱۳۱۴ ہش)

قرآن مجید کے جملہ علوم کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔ "آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے طفیل مجھے بھی قرآن کریم کے ایسے معارف عطا کئے گئے ہیں۔ کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا اور کسی مذہب کا پیرو ہو قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے۔ کہ معارف قرآن میرے مقابل میں لکھو۔ حالانکہ میں مامور نہیں ہوں۔ مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔ میرا دعویٰ تو یہ ہے۔ کہ تمہیں معارف بیان کروں گا"

(تبلیغ حق صفحہ ۳۹)

نیز فرماتے ہیں:۔

"غرض اس وقت تک کوئی بات ایسی معلوم نہیں ہوئی کہ جس کی دنیا کو ضرورت ہو۔ اور قرآن کریم میں مذکور نہ ہو۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ دنیا کا کوئی انسان کسی علم سے اعتراض کرے میں انشاء اللہ قرآن کریم سے ہی اسے جواب دوں گا۔ اور میرا دعویٰ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر دنیا کی ضرورتوں کو پورا کر دیا"

(تبلیغ حق صفحہ ۶۵)

خاکسار اخوند فیاض احمد قادیان

ذٰلک مثلھم فی التوراۃ

(۱)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذٰلک مثلھم فی التوراۃ

محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں۔ کافروں اور خدا کے منکروں پر سخت ہیں آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے اور مہربان ہیں۔ تو انہیں رکوع و سجود میں گرے ہوئے دیکھے گا۔ خدا کی مہربانی اور فضل کے طلبگار اور جویاں ہیں۔ اطاعت اور عبادت کے اثر سے ان کے چہروں پر منور علامتیں ہیں ان کی حالت کا یہ بیان تورات میں ہے۔

یہ سورہ فتح کی آخری آیات ہیں مقدس عربی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے جاں نثار صحابہ کا بیان ہے۔ اور اس میں اس مقدس جرنیل کی فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اور فرمایا کہ یہ پیشگوئی تورات میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ موسیٰ کی پانچویں کتاب استثناء میں لکھا ہے۔

"فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے دہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے"

(باب ۳۳)

ان آیات میں حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کے خدام قدوسیوں کی بشارت اپنی قوم کو دی۔ اور بتایا کہ وہ مقدس نبی فاتحانہ انداز میں فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوگا۔ اور اس کے ساتھ دس ہزار وہ قدوسی ہونگے۔ جن کے ساتھ آتشی شریعت ہوگی۔ (اشداء علی الکفار) ہاں وہ مقدس نبی ایسا عظیم الشان ہوگا۔ کہ اس کے دست و بازو کو خدا تعالیٰ خود اپنے دست و بازو قرار دے گا۔ اور جس کے متعلق وہ کہہ سکے گا۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ وہ اپنے جاں نثار خدام سے بڑی محبت رکھتا ہوگا۔ اور وہ اس پر جان دیتے ہونگے اور رحماء بینھم کے مطابق وہ پاک محبت کے رشتے میں منسلک ہونگے۔ وہ سارے قدوسی آستانہ الوہیت پر سر بسجود ہونگے اور ان میں سے ہر ایک کی جبین نیاز اپنے خالق کے سامنے سجدہ ریز ہوگی۔ وہ اطاعت و فرمانبرداری کا مجسمہ ہونگے۔ اور اپنے آقا کی ہر ایک خواہش گوش بر آواز (تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا) یہی وہ مقدس لوگ ہیں جنہیں اس دنیا میں خدا تعالیٰ رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ عطا کرے گا۔

(۲)

چنانچہ اسی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور اشداء علی الکفار کے فرمان کے مطابق کفار کے تمام بت توڑ دیئے گئے کفر کا اثر مٹ گیا اور رحماء بینھم کے مطابق اسلامی اثر غالب آیا۔ ظالم اور جابر دست اپنے اپنے ظلموں کے باعث وہ قابل گردن زدنی تھے جہاں وہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتے باب رحمت ان پر وا ہو جاتا ہر مسلمان ان کے لئے شفقت و رحمت کا مجسمہ بن جاتا۔ اس دن وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو ملاکی نبی کی معرفت کی گئی تھی۔

"دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا۔ اور وہ مرے آگے میری راہ کو درست کریگا۔ اور وہ خداوند جس کی تلاش میں تم ہو ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو۔ وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئیگا۔ دیکھو وہ یقیناً آئیگا۔ (لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین) رب الافواج فرماتا ہے۔ پر اس کے آنے کے دن میں کون ٹھہر سکیگا۔ اور جب وہ نمود ہوگا کون ہے۔ جو کھڑا رہیگا" ملاکی باب ۳

خدا تعالیٰ اپنے مقدس رسول کے ساتھ اپنی ہیکل (بیت اللہ) میں ناگہانی طور پر آ گیا۔ فتح مکہ کے دن کون ظالم تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ٹھہر سکتا۔ بڑے بڑے صنادید عرب گھروں میں دبکے پڑے تھے۔ سب کے پتے پانی ہو رہے تھے۔ اور وہی مجسم جس کو انہوں نے ظلم و تعدی کی راہ سے اپنا وطن مالوف چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس دن ان کی قسمت اس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ غریب مسلمان جن کو رؤسائے عرب نے صحرا نوردی و بادیہ پیمائی کرنے کے لئے گھروں سے نکال دیا۔ ان کی تابش سے ایک عالم کا اختر قسمت درخشاں ہوا۔ لیکن جن کا ستارۂ اقبال ترقی پر سمجھا جاتا تھا۔ وہ ایسا گردش میں آیا۔ کہ ان کی سطوت و عزت بالکل ڈوب گئی۔ اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ اللہ والوں کی ترقی اسی طرح غیر معمولی سامانوں کے ساتھ اور غیر معمولی حالات میں ہوا کرتی ہے۔

(۳)

اے ساکنانِ خطۂ گیتی اور اے راہرو انِ راہ ہستی! آج بھی ایک "عہد کا مسیح" تم میں آیا ہے۔ آج بھی وہ مقدس وجود جس کے ذریعہ تم خدا کے مقرب بن سکتے ہو۔ اور اس کی باتوں کو سن کر دین و دنیا لے سکتے ہو۔ آج سب ترقیات اسی کے دامن سے وابستہ ہیں۔ خدائی آواز پر کان دھرو۔ کہ سب سعادت اسی میں ہے۔ خدائی غضب سے بچو۔ کہ ازلی شقاوت نافرمانی میں ہے۔ پکارنے والے کی جاں بخش آواز سنو۔ وہ تمہارے لئے زندگی کا پیغام لایا ہے۔ اس کے قدموں سے دور ہو کر تم شہنشاہ کشور گشا بن کر بھی خالی ہاتھ ہی رہو گے اور اسی کے قدموں میں پڑے ہوئے گدائے بے نوا بن کر بھی سب کچھ پاؤ گے (نور الحق الور ...)

176
Digitized By Khilafat Library Rabwah

مشابہت قلوبہم کی ایک نمایاں مثال

ایک غیر مبایع دوست نے مجھے اخبار پیغام صلح ۸ اگست پڑھنے کے لئے دیا۔ جس کے صفحہ ۳ پر ایڈیٹر صاحب نے ایک مضمون میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے نہایت ہی واضح اور صفائی سے پورا ہونے والے تازہ رؤیا متعلق لیبر پارٹی و مسٹر چرچل کے متعلق گوہر افشانی کی ہے۔ میں نے اس مضمون کو اول سے آخر تک دو دفعہ غور سے پڑھا۔ اور اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے میرے ایمان میں ایک زبردست اضافہ ہوا۔ اور میں نے یقین کی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ حضور کے الہامات۔ کشوف اور رؤیا ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے تقرب کا پتہ دے رہے ہیں۔ اس وقت تک "پیغام" کے متعلقین کا یہ رویہ رہا ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ حضور کے رؤیا اور کشوف (نعوذ باللہ) پورے نہیں ہوئے۔ لیکن اس رؤیا کے متعلق انہیں یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس کا ایک ایک لفظ اس صفائی سے اور اتنے قلیل عرصہ میں پورا ہوا ہے۔ کہ مخالفین کی آنکھیں حیرت و استعجاب سے کھلی کی کھلی رہ گئی ہیں۔ اب بجائے اس کے کہ وہ اسے سچا تسلیم کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوتے انہوں نے انبیاء و اولیاء کے معاندین کی مانند فرار کی دوسری راہ اختیار کی ہے۔ اور گویا چاند پر خاک ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن نادانوں کو معلوم نہیں۔ یہ خاک ان کی اپنی ہی آنکھوں میں پڑنے والی ہے۔

قرآن کریم کے متعدد مقامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب منکرین حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور کے کسی نشان کو جھٹلا نہ سکتے تھے۔ تو وہ دو عذر پیش کر کے اس کے اثر کو ضائع کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ ایک تو یہ کہ (نعوذ باللہ) حضور جادوگر ہیں۔ اور جادو کے زور سے ایسا کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ یہ خدا کی وحی نہیں۔ بلکہ حضور مقبولؐ نے بعض دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر یہ باتیں گھڑ لی ہیں۔ اور اب انہیں خدا کی طرف منسوب کر کے دنیا کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نائب صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی یہی کہا گیا۔ اور ڈھنڈورہ پیٹا گیا۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ اور دیگر انگریزی دان صحابؓ (جن میں غیر مبایعین کے امیر صاحب بھی شامل تھے) حضور کو باتیں سکھلاتے ہیں۔ اور حضور دنیا میں الہام بنا کر اعلان کر دیتے ہیں۔

اب اگر حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود پر اسی طرح کھلے بندوں یہ الزام نہ لگتا۔ جیسا کہ ایڈیٹر "پیغام" نے اپنے مندرجہ بالا مضمون میں لگایا ہے۔ کہ مارچ کے آخر میں جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب آپ کو یہ تمام باتیں سکھا گئے تھے۔ تو حضور کی اپنے آقاؤں سے مشابہت کس طرح ٹھہرتی۔ اور مخالفین اپنے سابقہ ساتھیوں کے مثیل کس طرح قرار پاتے۔ پس حضور کی سچائی کی اس ایک اور دلیل پر ہم مبایعین جس قدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے ؎

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ایڈیٹر "پیغام" نے اپنے مضمون میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی غیر معمولی طور پر خوشامد کی ہے۔ اور ایک طرح سے انہیں ہی جماعت احمدیہ کا کرتا دھرتا بتایا ہے۔ اسی اخبار کے ایک دوسرے مضمون میں بھی جو مولوی محمد علی صاحب کا ہے۔ سر موصوف کا ذکر لجاجت سے کیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جناب چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ دیا ہے جس سے دوسرے مدبرین ہند نے بہت کم حصہ پایا ہے۔ اور جناب چوہدری صاحب کی ذات پر ہمیں بجا طور پر فخر ہے۔ لیکن ایڈیٹر صاحب اور ان کے ساتھی یہ امر نوٹ کر لیں۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے فیوض حاصل کرنے کے جناب چوہدری صاحب بھی ایسے ہی محتاج ہیں۔ جیسے اپنے اپنے ظرف کے مطابق دوسرے احمدی۔ اور انہیں اس بات پر بجا فخر اور ناز ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے غلاموں میں شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ جناب چوہدری صاحب کی عمر اور صحت میں برکت عطا کرے۔ کہ وہ اخلاص محبت اور خاکساری کا ایک شاندار نمونہ ہیں۔

(کچھ عرصہ ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک غیر مسلم اخبار نے لکھا۔ کہ آپ عام لوگوں میں جو لیکچر دیتے ہیں۔ وہ چوہدری صاحب کے تیار کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا ذکر میں نے جناب چوہدری صاحب سے کیا۔ تو فرمایا۔ لوگوں کو کیا پتہ ہے۔ کہ میں خود جو تقریریں کرتا ہوں۔ ان میں کس قدر مدد حضور سے حاصل کرتا ہوں۔ خاص کر جلسہ سالانہ پر جو تقریر کرتا ہوں۔ اس کے نوٹ حضور سے پوچھ کر لکھتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

آخر میں میں ایڈیٹر صاحب کے سامنے ایک بات پیش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ہم سالہا سال سے اس امر کے منتظر ہیں کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے بھی کبھی کوئی پیشگوئی کشف یا رؤیا پبلک میں پیش ہو۔ جو اہم امور دینی و بین الاقوامی پر مشتمل ہو۔ لیکن افسوس کہ ہماری یہ خواہش اب تک پوری نہ ہوئی۔ کم از کم اس سے یہ تو معلوم ہو جاتا۔ کہ خدا تعالیٰ جناب مولوی صاحب سے بھی ہمکلام ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے بھی اپنے ایک قابل قدر مضمون میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ایک معترضانہ رویہ رکھتے ہیں۔ اس کا ہم پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضور کے ہزارہا الہامات اور کشوف کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ جو بلا ریب حضور کے تعلق باللہ کا زبردست ثبوت ہے۔ اب میں بطریق تنزل ایڈیٹر صاحب کے بیان فرمودہ اصل کے مطابق ان کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ براہ مہربانی جناب مولوی صاحب کو اسی امر کے لئے ہی تیار کریں۔ کہ وہ دنیا کے اہم واقعات سے اندازہ لگا کر ایک ایسی پیشگوئی شائع کر دیں۔ جس کے متعلق وہ تحدی سے کہہ سکیں۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور پوری ہو کر رہے گی۔ تا کہ ایک تو ان کی پوزیشن صاف ہو جائے۔ دوسرے اس کے پورا ہونے پر ہم لوگوں میں سے کم از کم ایک حصہ جو آپ کے خیال میں اب کسی قدر ماؤف ہو چکا ہے۔ کہ ایک سچی اور جھوٹی پیشگوئی میں امتیاز نہیں کر سکتا۔ وہ آپ کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ اور اس طرح آپ کی جماعت میں اتنا اضافہ ہو سکے گا۔ کہ آپ کی گذشتہ تیس سالوں کی حسرت پوری ہو جائے۔ اب تو حالت یہ ہے کہ برلن مسجد کے متعلق مبشر خواب بھی آپ کے جنرل سیکرٹری صاحب کو آتے ہیں۔ جناب مولوی صاحب کو ان میں سے بھی حصہ نہیں ملتا۔

خاکسار حبیب الرحمٰن بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صوبہ کپورتھلہ

سالانہ اجتماع

بستر زمین پر

ہمارا سالانہ اجتماع کھلے میدان میں ہوتا ہے۔ اور رہائش خیموں میں۔ اجتماع کے دوران میں خدام کو اس تربیت سے تعارف کرایا جاتا ہے۔ کہ انہیں مشقت کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ نہ کہ استراحت کی۔ تا کہ ضرورت کے وقت ہر سختی کو برداشت کرنے کی پہلے سے ہی عادت ہو۔ نہ کہ آرام طلبی کی عادت۔ ایسے مواقع پر ان کے لئے ابتلاء کا باعث بن جائے۔ چنانچہ اجتماع پر رہائش خیموں میں ہو گی۔ جن میں چارپائیوں کا انتظام نہ ہو گا۔ بستر زمین پر ہی ہونگے۔ جن کے لئے گھاس وغیرہ کی قسم سے کوئی سامان مہیا نہیں کیا جائیگا۔ احتیاطاً ان امور کی اطلاع خدام کو کی جاری ہے۔ تا کہ وہ ایسی رہائش کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو کر آئیں۔ (خاکسار ملک عطاء الرحمٰن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

دارالامان میں تعلیم القرآن کلاس

دارالامان میں ۲۵ اگست سے ۲۵ ستمبر تک ایک ماہ کے لئے قرآن کریم کا ترجمہ مع تفسیر و دیگر دینی تعلیم سکھانے کے لئے ایک کلاس کھولی جا رہی ہے۔ مقامی احباب اور بیرونجات سے احباب زیادہ سے زیادہ شریک ہوں۔ اور قرآنی انوار سے بہرہ اندوز ہوں۔ (صدر تعلیم القرآن کمیٹی)

اضافہ حصہ وصیت

مکرمہ کنیز فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ میر عطاء اللہ خاں صاحب ریاست جودھپور نے پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۳ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔ دوسرے موصی حضرات کو بھی چاہیئے۔ وصیت میں اضافہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تجارتی معلومات

بنگال میں ریشم کے لئے قانون

بنگال سلک کنٹرول آرڈر ۱۹۴۵ء کے ماتحت یہ اعلان کیا گیا ہے کہ خام ریشم اور ریشم کے ایٹرن کے تاجران یا چرخہ کی انجمنیں اپنے آپ کو رجسٹر کرالیں۔ اور یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ اس حکم کے ماتحت بنگال سلک کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء منسوخ کیا جاتا ہے۔ اس حکم کے ماتحت صوبائی حکومت ایک پراونشل کنٹرولر آف سلک مقرر کریگی۔ اور ممکن ہے کہ اضلاع کے لئے بھی کنٹرولر آف سلک مقرر کرے۔

اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ریشم کے ایٹرن کے تاجران یا چرخہ انجمنیں صرف اس صورت میں چلائی جائینگی جبکہ وہ رجسٹر ہو چکی ہونگی۔ اور کوئی شخص خام ریشم کی تجارت نہیں کر سکیگا۔ جب تک کہ وہ رجسٹر نہ ہو جائے کوئی شخص بنگال میں خام ریشم تجارت کے لیے یا کہیں بھیجنے کے لئے درآمد نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ہی درآمد شدہ ریشم فروخت کر سکے گا۔ تاوقتیکہ پراونشل کنٹرولر کی تحریری اجازت حاصل نہ کر لی جائے۔ پراونشل کنٹرولر اس اعلان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مختلف قواعد و ضوابط بھی مرتب کرنے کا مجاز ہوگا۔

ادویات اور رنگوں کی فروخت

اس اعلان میں ادویات سے وہ مراد ہیں۔ جو کہ رنگوں کے بنانے یا رنگریزی کام میں آتی ہیں۔

گزٹ آف انڈیا ۱۴ جولائی ۱۹۴۵ء میں مشتہر کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے سوتی کپڑے کے رنگ اور ادویات کے آرڈر کا اعلان کیا ہے۔ جس میں کپڑے کے تمام تاجروں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ٹیکسٹائل کمشنر کو ان رنگوں اور ادویات کے بیچنے کے پندرہ دن کے اندر اندر اطلاع دیں۔ جو کہ باہر سے منگوائے گئے ہیں۔ اور ہر رنگ اور دوائی کے متعلق یہ بھی بتایا جائے کہ اسکی صحیح مقدار کتنی ہے اور کس قسم کا مال ہے جو ہندوستان تک پہنچے پہنچے اس پر کیا لاگت آئی ہے ہمدیں ساتھ بھجوائی جائیں درآمد کنندگان اس مال کو بغیر ٹیکسٹائل کمشنر کی اجازت کے نہ بیچیں۔ اور نہ ہی کسی دوسری طرح استعمال کریں۔ وہ تاجران جو اس کی تجارت کرنا چاہتے ہیں وہ صرف ٹیکسٹائل کمشنر سے اجازت لینے کے بعد ہی اس کی تجارت کر سکتے ہیں اس حکم کے ماتحت ٹیکسٹائل کمشنر کو ہر اس تاجر کی تجارت بند کرنے کا اختیار ہے جس کے پاس یہ مال ہے جب تک کہ وہ لائسنس نہ لے۔ اور اسے یہ بھی اختیار ہے کہ وہ ان چیزوں کی انتہائی قیمتیں مقرر کرے جن پر وہ بیچی جا سکتی ہیں۔ اور یہ حکم ۱۹۴۲ء کے حکم کو منسوخ کرتا ہے۔

برطانیہ کی زائد المقدار اشیاء

برٹش بورڈ آف ٹریڈ نے ان اشیاء کی ایک مفصل فہرست تیار کی ہے جو ان کے خیال میں ممکن ہے زائد المقدار ہوں گی۔ اور باز اریں بھجوائی جا سکینگی۔ اس فہرست میں مندرجہ ذیل اشیاء شامل ہیں:۔ زراعتی اوزار اور مشینیں۔ گیس سے بجھنے والے آلات۔ فرش وغیرہ بنانے کا مصالحہ۔ کولتار۔ ٹوکری سازی کا سامان۔ بلیرڈ کی میزیں۔ کشتیاں۔ پیچ۔ کیلیں۔ لکڑی کے اور آہنی صندوق۔ پیکنگ کیس۔ عمارتی سامان۔ انجینیروں کے سامان۔ معماری اوزار۔ اشیائے ایندھن از قسم بجلی گیس اور ٹھوس ایندھن۔ ٹھنڈا کرنے کی مشینیں زنجیریں معمولی اور لنگر ڈالنے والی۔ دوا سازی کی مشینیں سینما کی مشینیں۔ فوٹو گرافی کا سامان۔ خانگی کھانا پکانے کا سامان۔ اور دیگر اسی قسم کی دیگر اشیاء۔ بجلی کے لیمپ کا سامان۔ بجلی کے پنکھے۔ بجلی کا سامان۔ میدان جنگ میں کھانا پکانے کا سامان۔ آگ جلانے کے اوزار۔ فرنیچر۔ دفتری سامان۔ ٹائپ رائٹر۔ روحِ بنانے کے آلات۔ لکڑی کے چھوٹے بڑے پیپے۔ گیس میٹر۔ دھوپ کی عینکیں۔ بال سنوارنے کا سامان۔ سڑک کوٹنے والے انجن۔ اور اسی قسم کی دوسری مشینیں وغیرہ۔ لانڈری کا سامان۔ ڈاکٹری کا سامان۔ عینک سازی اور سردے کا سامان۔ رنگ کرنے والے روغن۔ کاغذ اور اس قسم کا دوسرا سامان۔ پیٹرول سے بنی ہوئی اشیاء۔ سمر یلیوا اور اس کا سامان۔ ربڑ کی نلکیاں۔ فوجی جوتے اور دیگر جوتوں کا سامان۔ سینے کی مشینیں۔ جہازوں کا سامان۔ کھیلوں کا سامان۔ سٹیم انجن۔ زخمیوں کے اٹھانے کے لئے سٹریچر۔ ٹیلیفون اور تار کا سامان۔ ٹائپ کی مشینیں۔ تولنے کی مشینیں۔ ترازو۔ لوہے کے پہیوں والی سواریاں اور ان کا سامان۔ کھاد بنانے کا سامان اور مشینیں وغیرہ۔

نائب ناظم تجارت

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ اول کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اہل اسلام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی اقوام کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائیگا جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا (ابوداؤد) گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ اسی طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بہت سے لوگ آپکی جماعت کے عظیم الشان تبلیغی کارنامے دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں مگر آپکے دوسرے دعاوی کو جھوٹا کہتے ہیں کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی راہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ خیال سراسر غلط ہے ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کی بجائے ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ۔ اے لوگو! خدا کا خوف کرو۔ اور کچھ تو عقل سے کام لو۔ تم اسی غلط عقیدہ پر اڑے رہو گے۔ اسلئے ہم تم پر حجت پوری کرنے کیلئے یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے۔ تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق ربانی مجدد ہے۔ تو اسے پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم تم کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو۔ اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر دونوں فرشتوں کی طرف سے یہ پرسش ہوگی کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو مانا یا نہیں۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ۔ پھر ہم سب مل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ہم سب پر یہ بجا لانا فرض ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد (دکن)

عمر طبعی پانے کا طریقہ

آمدنی میں اضافہ کا طریقہ

آپ یقین کریں کہ ہمارے پاس ایسے مجرب نسخے موجود ہیں۔ جو خدا کے فضل و رحم کے ساتھ مایوس ترین مریضوں پر بھی کامیاب ثابت ہو چکے ہیں۔ اسلئے اگر آپ ناگہانی موت سے بچنا اور طبعی عمر پانا چاہتے ہیں تو اپنی بیماری کے حالات مفصل لکھ کر ہمارے مجربات طلب کریں۔ یا اگر اپنی آمدنی میں اضافہ چاہتے ہیں۔ تو ہمارے دواخانہ سے تیار شدہ مرکبات منگوا کر کسی مریض پر تجربہ کر دیکھیں۔ اور پوری تسلی کے بعد طے شدہ قیمت پر نقل نسخہ حاصل کر کے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ شہرت دیکر روپیہ کمائیں

ملنے کا پتہ

حمیدیہ فارمیسی قادیان

اکسیر دنداں

ہر انسان بیماریوں کا منبع منہ سے بدبو کا آنا۔ مسوڑھوں کا پھول جانا۔ خون و پیپ کا نکلنا دانتوں کا ہلنا ہے۔ جس سے ہر انسان قبل از وقت کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہو کر چل بسے ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر دنداں طلب کریں۔ قیمت ۱/۴ علاوہ محصول ڈاک

اکسیری گولیاں

ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کر کے طاقت کے ضائع ہونے کو روک دیتی ہیں افسردگی کو مسرت سے بدل دیتی ہیں بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر دیتی ہیں

قیمت مکمل کورس پانچ روپے 5/-/-

اکسیر بصر

سوائے نقص کے سوا آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے مفید ہے۔ اس کا متواتر استعمال بڑھاپے میں نظر کو قائم رکھ کے عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے ۱/۸ تولہ

روپ سنوار

چہرے کی چھائیاں۔ کیل۔ بدنما داغ جلد دور ہو جاتے ہیں رنگ گورا اور جلد ملائم کرتا ہے نیز داد چنبل چھیپ۔ مسی کے لئے اکسیر ہے فی شیشی ۱/۸

نسوانی گولیاں

عورتوں کی مخصوص شکایت کی زیادتی درد کمر۔ تھکان۔ کمزوری اور بے قاعدگی کے لئے اکسیر ہیں قیمت مکمل کورس 3/8/-

ٹی بی۔ کیور

سل۔ دق۔ پرانی کھانسی و لاغری اور پرانے بخار کے لئے اکسیر ہیں قیمت 15/-/- پونڈ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۷ راگست۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے ایڈمرل نمٹس کے بحری بیڑے پر حملہ کر دیا۔ جبکہ جاپانی شہنشاہ کے ہتھیار ڈالنے کے اعلان کے بعد بیڑا جاپان کے سمندر سے باہر جا رہا تھا۔ اور جاپان کے ساحل سے ایک سو میل کے فاصلہ پر تھا۔ جاپانی جنرل یاماشی کے پیروؤں اور امریکن سپاہیوں کے درمیان ابھی تک جنگ جاری ہے۔

ملبورن ۱۷ راگست۔ جاپان کے شہنشاہ ہیرو ہیٹو کی تقریر کا آسٹریلیا کے ماہرین نے جو تجزیہ کیا ہے۔ وہ آسٹریلیا کے محکمہ اطلاعات نے امریکہ کے نام براڈ کاسٹ کیا ہے۔ اسمیں بتایا گیا ہے۔ کہ ہیرو ہیٹو کی تقریر ایک ایسے شکست خوردہ انسان کی تقریر نہیں۔ جو کسی شکست کھائی ہوئی قوم کی رہنمائی کر رہا تھا۔ بلکہ یہ تقریر بادی النظر میں ایک ایسے سرکش انسان کی معلوم ہوتی ہے۔ جو ایک سرکش قوم کی رہنمائی کر رہا تھا۔

لنڈن ۱۷ راگست۔ اتحادی بحری بیڑا خلیج ٹوکیو میں داخل ہونے کے لئے جاپانی سمندر میں احکام کا منتظر کھڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ قبضہ کرنیوالی فوجیں بھی اپنے سازو سامان سے مسلح ہو کر جاپان میں اتار دے جانے کے لئے تیار ہو چکی ہیں۔

پیرس ۱۷ راگست۔ مارشل پیٹان کو معمولی جیل میں رکھا گیا ہے۔ مارشل نے فیصلہ پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ بلکہ اسے خاموشی اور وقار سے برداشت کیا۔ عدالت سے واپس آتے ہی انہوں نے اپنے فوجی کپڑے اتار کر سویلین پہن لئے۔ اور سامان باندھنا شروع کر دیا۔

لنڈن ۱۷ راگست۔ اتحادیوں نے جنگی مجرموں کی جو فہرست تیار کر رکھی ہے۔ اس میں سے ۵۲ اہم جنگی مجرم لکسمبرگ کے قریب ماندڑروف کے ایک ہوٹل میں نظر بند ہیں۔ ان کو اتحادی حکام نے روانگی کے لئے تیار ہو جانے کا حکم دے دیا ہے۔ ان پندرہ مجرموں کو نیورمبرگ لے جایا جا رہا ہے۔ ان میں مندرجہ ذیل نازی لیڈر بھی شامل ہیں۔ والٹر بیچ سپریم جج آف دی نازی پارٹی کورٹ۔ لیونارڈ کونٹی کمشنر آف ہیلتھ اور پبلک سیفٹی اس کے خلاف لاکھوں اشخاص کو سائینٹیفک طور پر مارنے کا الزام ہے۔ کرٹ ڈالبرگ۔ ہینس فرینک گورنگ۔ جنرل جوڈی۔ فان پاپن۔ ربن ٹراپ۔

لنڈن ۱۷ راگست۔ اٹامک بم یا اٹومک راکٹ جو آئندہ جنگوں کا اہم حربہ ہوگا۔ اس کا توڑ اینٹی اٹومک توپوں کی صورت میں بنایا جائیگا۔ یہ توپیں راڈار کی ایجاد کی مدد سے ممکن ہو گئی ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ راگست۔ حکومت ہند کے محکمہ جات میں جنگ کی وجہ سے بڑھے ہوئے کام کی وجہ سے جو فالتو سٹاف رکھا گیا تھا۔ اسکو تخفیف میں لانے کے لئے تجاویز زیر غور ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صرف محکمہ سپلائی کے سٹاف میں ۵۰ فی صدی تخفیف عمل میں لائی جائیگی۔ باقی سٹاف محکمہ صنعت و حرفت میں منتقل کر دیا جائے گا۔ وہ افسر اور کلرک جن کی خدمات عرصہ جنگ کے لئے صوبائی حکومتوں سے حاصل کی گئی تھیں۔ ان کو فوراً صوبوں میں واپس بھیج دیا جائیگا۔

لنڈن ۱۷ راگست۔ کل جب ہوس آف کامنز میں شاہ جارج ششم کو جنگ میں فتح پر مبارکباد کا ریزولیوشن پیش ہوا۔ تو نئے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اور مسٹر چرچل نے بادشاہ کو پرجوش خراج تحسین ادا کیا۔ اس ریزولیوشن میں کہا گیا۔ کہ انگلستان کے بادشاہ نے حکومت کا اعلیٰ افسر ہوتے ہوئے اپنے فرائض کو بہترین طریقہ پر ادا کیا ہے۔ اس کی ان خدمات سے انگلستان کے باشندوں کا اس کے ساتھ پیار اور اعتماد اور بڑھ گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۷ راگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس امریکہ نے ٹوکیو سے آمدہ اطلاعات کی بنا پر خبر دی ہے۔ کہ اس امر کا بھاری امکان ہے۔ کہ موجودہ جاپانی کابینہ کے تمام ارکان خودکشی کر لینگے۔ اور مختلف محاذات جنگ پر جاپانی فوجوں کی کمان کرنے والے کمانڈر اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے کی بجائے خودکشی کر لینگے۔ اس وقت تک کم وبیش پندرہ جاپانی جرنیل خودکشی کر چکے ہیں۔ اور بہت سے بحری لفٹنوں نے ہری کاری کر لی ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے۔ کہ جاپان کے سابق وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے خودکشی کر لی ہے۔ لیکن جاپان سے ابھی سرکاری طور پر اسکی تصدیق نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۷ راگست۔ برطانیہ کی لیبر وزارت کو یہودی ورلڈ کانفرنس کی طرف سے جس کا اجلاس لنڈن میں ہوا تھا۔ ایک یادداشت بھیجی گئی ہے۔ جس میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ فلسطین میں یہودی حرکت کے قیام کے سلسلہ میں انتخابات کے دوران میں لیبر پارٹی نے جو وعدے کئے تھے۔ انہیں پورا کیا جائے۔

لنڈن ۱۷ راگست۔ دارالعوام میں لیبر ممبر میجر ویٹ وزیر ہند سے دریافت کرینگے۔ کہ شملہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد کیا حکومت کے پیش نظر کوئی ایسی تجویز ہے۔ کہ ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہندوستانی لیڈروں کی کانفرنس بلائی جائے۔ اور کیا ہندوستان میں عام انتخابات کی ہدایات گورنر جنرل کو فوری طور پر جاری کی جائینگی۔

واشنگٹن ۱۷ راگست۔ امریکن کانگرس کے آئندہ اجلاس میں جو جلدی ہونے والا ہے۔ سنیٹر تھیوبلیو کی طرف سے اس امر کا ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔ کہ ہٹلر کو زندہ گرفتار کرنے یا کرانے والے کو دس لاکھ ڈالر انعام دیئے جانے کا اعلان کیا جائے۔ سنیٹر تھیوبلیو نے ایک انٹرویو میں کہا۔ میرا خیال ہے۔ کہ ہٹلر مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔

نیویارک ۱۷ راگست۔ جنگ کے خاتمہ کے بارہ گھنٹے کے اندر اندر امریکی جنگی سامان تیار کرنے والی عظیم صنعتوں کو زمانہ امن کی آسائش و آرام کی ضروریات کے لئے اشیاء بنانے والے کارخانوں میں تبدیل کیا جانا شروع ہو گیا ہے۔

زیورچ ۱۷ راگست سوئٹزرلینڈ کے جاپانی سفارت خانہ کے فوجی سفیر نے کل یہاں خودکشی کر لی۔

لنڈن ۱۷ راگست۔ برطانوی اخبارات میں جاپان کے آئندہ ارادوں کے متعلق بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ٹائمز نے لکھا ہے۔ شہنشاہ وزیر خارجہ اور دیگر سرکردہ جاپانیوں کی تقریروں میں یہ چیز بہت نمایاں ہے۔ کہ ہم جنگ ہار گئے ہیں۔ لیکن یہ چیز عارضی ہے۔ ہماری غلطی یہ تھی۔ کہ ہم نے کافی سامان جمع نہیں کیا۔ اور ہمیں کافی سائینٹیفک واقفیت نہیں تھی۔ ان حالات میں جب تک جاپان کے دلوں میں تبدیلی پیدا نہ ہو۔ اپنے حکمرانوں کے زیر اثر جاپانیوں کے جارحانہ ارادے ایک حقیقت بنے رہینگے۔ مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے۔ کہ امپریل تخت کو اڑانا نہایت ضروری ہے۔

واشنگٹن ۱۷ راگست۔ کل خودکشی کرنیوالے جاپانی جہازوں نے اوکی ناوا سے تیس میل شمال میں امریکن سپاہیوں پر حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا۔ جزائر فلپائن میں شمالی لوزان میں بھی امریکی اور جاپانی جہازوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔

ناگپور ۱۷ راگست۔ گورنر جنرل نے چمورا اور آشتی کے سات قیدیوں کی سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کر دیا ہے۔

قاہرہ ۱۷ راگست۔ مصری نیشنلسٹ وفد پارٹی نے شاہ فاروق کو ایک یادداشت ارسال کی ہے۔ جس میں درخواست کی ہے۔ کہ پارلیمنٹ برخاست کر دی جائے۔ اور مارشل لا منسوخ کر دیا جائے۔ یادداشت میں لکھا ہے۔ کہ اسی طرح آزادانہ انتخابات ہو سکیں گے۔ جو قوم کی پوری نمائندگی کرینگے۔

لنڈن ۱۷ راگست۔ ریورنڈ سی ای تھکنس ڈین آف سینٹ البنز نے اپنے گرجا میں یوم دعا اور شکر کی تقریب کو اس بنا پر ملتوی کر دیا۔ کہ موصوف کے نزدیک ایٹم بم کا استعمال نفرت انگیز ہے۔ گھنٹی بجانے والوں نے فتح کی گھنٹی بجانے سے انکار کر دیا۔ ریورنڈ نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ میں گرجا میں دعا اور شکریہ کی تقریب کی اجازت نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ فتح طاقت کے ناجائز استعمال کا نتیجہ ہے۔ ایٹم بم کا استعمال کھلی جنگ کے گذشتہ قاعدوں کے خلاف ہے۔

واشنگٹن ۱۷ راگست۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپانی حکومت کی کیبنٹ تبدیل ہو گئی ہے۔ اور اب نئی کیبنٹ بنا لی گئی۔ جس کے ہیڈ ہیگاشی کونی ہوں گے۔ جو ملکہ جاپان کے چچا ہیں۔

واشنگٹن ۱۷ راگست۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر منیلا سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانیوں کے ساتھ باقاعدہ طور پر معاہدات ابھی چھ سات دن تک طے ہو سکیں گے۔ کیونکہ پہلی کیبنٹ کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے اور پرانے ممبروں کے جنگی مجرم ہونے کے باعث تاخیر ہو گئی ہے۔

واشنگٹن ۱۷ راگست۔ ٹوکیو ریڈیو سے

بادشاہ سلامت کا پیغام ہتھیار ڈالنے جہاز پرواز کر کے فوجوں میں اس پیغام کو تقسیم دوسرے مقامات پر بھی اس قسم کے بہت سے

واشنگٹن ۱۷ راگست۔ جاپان کے شاہی